***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Children's Visitation Rights Following Marital Separation: A Comparative Analysis of *Sharīʿah* and Legal Perspectives

زوجین کی علیحدگی کے بعد بچوں کا حق ملاقات: شریعت اور قانون کے تناظر میں

Dr. Yasir Ahmad Zeerak
Editor/Publication Officer, Council of Islamic Ideology, Islamabad
yasirzeerak@gmail.com

Abstract
This paper examines the visitation rights of children following the separation or divorce of their parents from the perspectives of Islamic jurisprudence and Pakistani law. It discusses the relevant provisions of the Guardians and Wards Act, 1890, and the Family Courts Act, 1964, and highlights the absence of clear legal provisions regarding the frequency, duration, and procedure for parental visitation. It also examines the problems in existing judicial practice, where non-custodial parents are often allowed to meet their children for only a few hours, sometimes once a month, in overcrowded and restricted spaces. Such arrangements may adversely affect children's emotional and psychological well-being. The paper further examines the views of the four major schools of Islamic jurisprudence—Ḥanafī, Mālikī, Shāfiʿī, and Ḥanbalī—regarding child custody (ḥaḍānah) and parental visitation rights. It explains that, despite differences among jurists concerning the frequency of visits, all four schools recognise the right of both parents to meet their children and maintain family ties. The paper also discusses the recommendation of the Council of Islamic Ideology, which recognises the visitation rights of both parents and allows courts to determine suitable arrangements according to the circumstances of each case. Furthermore, it highlights the need to amend the existing law, including through the proposed Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2024, to ensure fair visitation rights for both parents. The paper concludes that the best interests, emotional well-being, and psychological development of children should be the primary considerations in determining visitation arrangements. It recommends daily visitation where practicable and weekly or monthly visits where necessary. It also suggests replacing restrictive court-based arrangements with more appropriate and child-friendly procedures that enable children to maintain healthy relationships with both parents.

Keywords: *Children's Visitation Rights, Parental Separation, Child Custody, Guardians and Wards Act, 1890, Islamic Jurisprudence, Council of Islamic Ideology.*

تعارف:

والدین کے درمیان طلاق یا علیحدگی کے نتیجے میں ازدواجی رشتہ تو ختم ہو جاتا ہے، لیکن اولاد کے ساتھ والدین کا فطری تعلق اور ان کے حقوق و ذمہ داریاں برقرار رہتی ہیں۔ ایسے حالات میں بچوں کی تحویل وحضانت کے ساتھ ساتھ والدین سے ان کی ملاقات کا حق بھی ایک اہم شرعی، قانونی اور سماجی مسئلہ بن جاتا ہے۔ پاکستان میں بچوں کی سرپرستی اور حضانت کے معاملات بنیادی طور پر گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ 1890ء اور فیملی کورٹس ایکٹ 1964ء کے تحت دیکھے جاتے ہیں، تاہم ان قوانین میں والدین سے بچوں کی ملاقات کے وقفے، دورانیے اور طریقۂ کار کے حوالے سے واضح رہنمائی موجود نہیں ہے۔ اس صورتِ حال میں عدالتی طریقۂ کار اور بچوں کی نفسیاتی و جذباتی ضروریات کے درمیان توازن قائم کرنا مزید اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ دوسری جانب اسلامی شریعت نے حقِ حضانت کے ساتھ ساتھ والدین دونوں کے لیے اولاد سے ملاقات اور تعلق برقرار رکھنے کے حق کو بھی تسلیم کیا ہے، اگرچہ فقہائے کرام کے درمیان ملاقات کے وقفے اور طریقۂ کار کے بارے میں مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔ زیرِ نظر مقالے میں اسی تناظر میں بچوں کے حقِ ملاقات کا شرعی و قانونی جائزہ لیا گیا ہے، جس میں فقہ اسلامی کے چاروں مذاہب کی آرا، پاکستان کے مروجہ قوانین، عدالتی طریقۂ کار اور اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کا مطالعہ کرتے ہوئے اس امر کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ والدین کی علیحدگی کے بعد بچوں کے بہترین مفاد، نفسیاتی صحت اور والدین سے تعلق کے تسلسل کو کس طرح یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ مجریہ 1890:

بچوں اور والدین کی آپس کی ملاقات اور ملنے جلنے کے لیے 13 فروری کو ایک مخصوص دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ مواقع گارڈین کورٹ میں زیرِ سماعت میاں بیوی کی علیحدگی اور بچوں سے ملنے ملانے کے وقت ان کی آپس کی دوریاں ختم کرنے کے لحاظ سے بھی بہت اہم ہوتے ہیں ۔ گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ مجریہ 1890 کے تحت پاکستان کے عدالتی نظام میں بچوں کی سرپرستی اور ان کی دیکھ بھال کے معاملات دیکھے جاتے ہیں۔ اس ایکٹ کے تحت، عدالت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بچوں کے مفاد میں بہترین فیصلہ کرے اور سرپرست کا تعین کرے۔ اس ایکٹ کے تحت ماں کو چھوٹے بچوں کی سرپرستی کا حق دیا جاتا ہے، خصوصاً اگر بچہ دودھ پیتا ہو، جب کہ باپ کو عموماً مالی ذمہ داریوں اور بڑے بچوں کی سرپرستی کا حق دیا جاتا ہے۔

طلاق اور علیحدگی کی صورت میں کسٹوڈیل پیرنٹ (عموماً ماں) کو زیادہ حقوق حاصل ہوتے ہیں اور نان کسٹوڈیل پیرنٹ (عموماً باپ) کو بچے سے ملاقات کے محدود حقوق دیئے جاتے ہیں۔ اس سے بچوں کی نفسیاتی صحت پر منفی اثر پڑ سکتا ہے اور ان کی شخصیت کی ترقی میں رکاوٹ آ سکتی ہے۔ مزید برآں، مروجہ عدالتی نظام میں بعض اوقات ماں کے حقوق کی حفاظت کی کوشش میں بچے کے حقوق کی پامالی ہوتی ہے، جیسا کہ ماں کی جانب سے بچے کی باپ سے ملاقات کو محدود کرنا۔ ایسے معاملات میں، عدالتیں بچے کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرنے میں ناکام ہو سکتی ہیں۔[1]

جہاں تک بچوں کا اپنے والدین کے ساتھ ملنے اور ملاقات کرنے کا تعلق ہے کہ جب ان کے ماں باپ کے درمیان علیحدگی ہو جاتی ہے اور بچے والدین میں سے کسی ایک کی تحویل وحضانت میں چلے جاتے ہیں تو والدین کے ساتھ ان کی ملاقات کب ہو گی اور کتنی دیر کے لیے ہو گی، گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ 1890 اور فیملی کورٹس ایکٹ 1964 بچوں کے اس حقِ ملاقات کے حوالے سے خاموش ہیں، تاہم مروجہ عدالتی نظام میں بچے

---

[1] محمد عدیل چوہدری ایڈووکیٹ، شوہر اور بیوی کے درمیان طلاق کے بعد بچوں کے معاملات، مکمل ضمون پڑھنے کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔
https://bit.ly/3Vtihcj

کی ماہانہ دو گھنٹے کی ملاقات نان کسٹوڈیئل والد سے کرائی جاتی ہے۔ ایک مہینے کے بعد دو گھنٹے کی ملاقات وہ بھی ایک ڈربہ نما کمرے میں جہاں سینکڑوں اور لوگ بھی اپنے بچوں سے ملنے کے لیے بیٹھے ہوتے ہیں۔ بچے اور والدین ایک دوسرے کی ملاقات کے لیے ذلیل وخوار ہو رہے ہوتے ہیں۔ شوہر اور بیوی کی لڑائی جھگڑوں کی قیمت ان کے معصوم بچوں کو ادا کرنی پڑتی ہے۔

بچوں کی تحویل وحضانت کے لحاظ سے عدالتوں کے اندر جتنے بھی فیصلے صادر ہوتے ہیں، عموماً ان میں بچوں کے مفاد پیشِ نظر رہتے ہیں۔ بچے کے بہترین مفاد کو دیکھتے ہوئے ماں یا باپ یا کسی بھی اور شخص کو بچے کی حضانت وسرپرستی دی جاتی ہے۔[2] پاکستانی ماہرینِ قانون کا خیال ہے پاکستان میں زیادہ تر قوانین میں صرف ماں کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے، جب کہ باپ کے حقوق سے صرفِ نظر کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا مطالبہ ہے کہ گارڈئین اینڈ وارڈز ایکٹ 1890ء میں ترامیم کی اشد ضرورت ہے تاکہ ماں اور باپ کو بچوں تک رسائی کے برابری کی سطح پر قوانین فراہم کیے جاسکیں اور دونوں کو بچوں سے ملاقات کا یکساں وقت دیا جائے۔ اس تناظر میں چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے داخلہ سینیٹر محسن عزیز نے سینٹ آف پاکستان میں 27 فروری 2024 کو ترمیمی بل بعنوان [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2024] بھی پیش کر دیا ہے۔[3]

حق ملاقات-شرعی نقطۂ نظر:

میاں بیوی میں علیحدگی کی صورت میں لڑکیوں کی عمر نو سال اور لڑکے کی عمر سات سال ہونے تک اس کی پرورش کا حق اس کی والدہ کو حاصل ہوتا ہے، اور لڑکی کی عمر نو سال اور لڑکے کی عمر سات سال ہو جانے کے بعد ان کی پرورش کا حق دار ان کا والد ہوتا ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے:

"فأحق النساء من ذوات الرحم المحرم بالحضانة الأم؛ لأنه لا أقرب منها ثم أم الأم ثم أم الأب؛ لأن الجدتين وإن استويتا في القرب لكن إحداهما من قبل الأم أولى"۔[4]

یعنی پرورش کے لحاظ سے خواتین میں سب سے پہلا حق ماں کا ہے، اس کے بعد نانی کا اور اس کے بعد دادی کا۔ دادی اور نانی اگرچہ قرب کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں، لیکن نانی کا تعلق چونکہ والدہ کے ساتھ ہے، اس لیے وہ اولیٰ ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

"(والحاضنة) أما، أو غيرها (أحق به) أي بالغلام حتى يستغني عن النساء و قدر بسبع و به يفتى؛ لأنه الغالب"۔[5]

یعنی پرورش کرنے والی ماں ہو یا کوئی اور (نانی، خالہ وغیرہ) بچے کے عورتوں سے بے نیاز ہونے تک اس کی زیادہ حق دار ہے اور اس کا اندازہ سات سال تک ہے اور اسی پر فتوی ہے۔

البتہ والد کی پرورش میں ہوں تو والدہ کو ان سے ملاقات کا حق حاصل ہوگا، اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ فریقین باہمی رضامندی سے کوئی دن اور وقت طے کر لیں، یا اگر بچے والدہ کے پاس چھوڑنا طے ہو جائے تو آسانی کے لیے ہفتہ میں ایک دن والد بچہ سے مل لیا کرے، تاکہ کسی فریق کو پریشانی نہ ہو۔

---

2 میاں اشرف عاصمی، طلاق وخلع کے بعد بچوں کی گارڈین شپ اور حضانت کے مسائل
https://hamariweb.com/articles/124162

3 https://senate.gov.pk/uploads/documents/1708953939_936.pdf

4 علاء الدين الكاساني، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، (4 / 41، فصل في بيان من له الحضانة، ط: سعيد)

5 ابن عابدين شامي، رد المحتار على الدر المختار، (566/3، باب الحضانة، ط: سعيد)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"الولد متى كان عند أحد الأبوين لايمنع الآخر عن النظر إليه وعن تعاهده، كذا في التتارخانية ناقلًا عن الحاوي"۔[6]

بہر حال بچہ والدین میں سے جس کے پاس بھی رہے، دوسرے فریق کو ان سے ملاقات کا حق حاصل ہو گا۔

فقہائے کرام کے ہاں اس بات پر اتفاق ہے کہ زوجین میں جب علیحدگی ہو جائے تو ان میں سے ہر ایک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بچے یا بچی سے ملاقات کرے، کیونکہ یہ صلہ رحمی کا تقاضا ہے۔ کسی فقیہ نے اس حق سے انکار نہیں کیا،[7] البتہ ان کی آرا اس حوالے سے مختلف ہیں کہ کتنے دن بعد ملاقات کا استحقاق ہو گا؟ چنانچہ اس حوالے احناف کا مؤقف علامہ ابن عابدین شامیؒ نے یوں بیان کی ہے:

ويؤيّده ما في التتارخانية: الولد متى كان عند أحد الأبوين لا يمنع الآخر عن النّظر إليه وعن تعهّده ولا يخفى أنّ السّفر أعظم مانع. (قوله: كما في جانبها) أي كما أنّها إذا كان الولد عندها لها إخراجه إلى مكان يمكنه أن يبصر ولده كل يوم.[8]

مذکورہ عبارت کا تجزیہ کرنے سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ اگر بچہ والدین میں سے کسی ایک کی پرورش میں ہے تو دوسرے کو روزانہ کے اعتبار سے حقِ ملاقات حاصل ہے۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے لکھا ہے کہ اگر بچہ والد کی پرورش میں ہو تو والدہ کو بھی اسی طرح روزانہ زیارت کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر روزانہ کے اعتبار سے ممکن نہ ہو تو کم از کم ہفتے میں ایک دفعہ حقِ ملاقات دینا چاہیے جس طرح کہ عورت کو اپنے والدین سے ہفتہ وار ملنے کا حق دیا جاتا ہے۔ ماں کی طرح خالہ بھی اپنے زیرِ حضانت بھانجے یا بھانجی سے ملاقات کا یومیہ یا ہفتہ وار استحقاق رکھتی ہے۔ مصر میں عدالتی فیصلہ کے مطابق اس کو مہینے میں کم از کم ایک مرتبہ ملاقات کرنے کا حق حاصل ہے۔[9] اس لیے انتظامی حوالے سے اس طرح فیصلہ کرنے کی بھی گنجائش ہے۔

مالکی فقہائے کرام نے صغر سنی اور کبر سنی کے اعتبار سے حقِ ملاقات کی تحدید کی ہے، چنانچہ ان کے ہاں اگر اولاد چھوٹی ہوں اور والد کی پرورش میں ہوں تو ماں کو روزانہ ایک دفعہ ملاقات کا حق حاصل ہے، البتہ اگر اولاد بڑی عمر کی ہوں تو ماں کو ہفتہ وار ملاقات کرنے کا حق حاصل ہے اور اگر اولاد والدہ کی پرورش میں ہوں تو جب تک وہ تعلیم حاصل کرنے کی عمر تک نہ پہنچی ہوں، والد روزانہ ملنے کا استحقاق رکھتا ہے، لیکن تعلیم و تربیت کی عمر کو پہنچنے کے بعد وقتاً فوقتاً اسے بچے کے حالات سے آگاہی کا حق حاصل ہو گا، یعنی دن میں ایک سے زائد مرتبہ بھی حسبِ ضرورت وہ ملاقات کر سکتا ہے۔

شوافع کے ہاں اگر بچہ سمجھ دار ہو اور اس نے خود اپنی مرضی سے والد کے ہاں رہائش اختیار کر لی تو اس کو والدہ کی زیارت سے نہیں روکا جائے گا، البتہ بچی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ اگر سمجھ دار بچی نے خود اپنے اختیار سے والد کے ہاں رہنے کو ترجیح دی تو والد اس کی حفاظت کی خاطر اور لوگوں کے سامنے ظاہر ہونے سے بچانے کی وجہ سے اسے ماں کے پاس جانے سے روک سکتا ہے، البتہ خود ماں اس کی زیارت اور خبر گیری کے لیے آنے کا استحقاق رکھتی ہے۔

جہاں تک والدہ کا تعلق ہے تو شوافع کے ہاں بچے یا بچی کا والد اس کی والدہ کو ملنے سے منع نہیں کر سکتا، کیونکہ اس میں قطع رحمی ہے، البتہ وہ وہاں زیادہ وقت نہ گزارے۔ اگر اس کے سابق شوہر کی طرف سے اسے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہو تو بچوں کو باہر اس

---

[6] جماعة العلماء، الفتاوى الهندية (1 / 543/باب الحضانة، ط: رشيديه)

[7] الموسوعة الفقهية الكويتية: 317/17

[8] الدر المختار ورد المحتار: 571/3

[9] وهبة الزحيلي،الفقه الإسلامي وأدلته، (بيروت: دار الفكر) : 10/ 7320-7322

سے ملنے بھیجا جائے۔ شوافع کے ہاں ملاقات دو یا دو سے زیادہ دن گزرنے کے بعد ایک دفعہ کی جائے گی، روزانہ ملنے کا حق نہیں ہے، تاہم اگر ماں کا گھر قریب ہو تو پھر روزانہ بھی مل سکتی ہے۔

حنابلہ کا مؤقف شوافع کی طرح ہے۔ ان کے نزدیک اگر سمجھ دار بچے نے از خود والد کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تو وہ دن رات والد کے ہاں رہے گا اور ماں کو ملاقات سے نہیں روکا جائے گا، البتہ اگر اس نے خود والدہ کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا تو پھر رات کے وقت وہ والدہ کے ہاں رہے گا، البتہ تعلیم و تربیت کی وجہ سے دن کے وقت والد کے ہاں رہے گا۔

لڑکی کے متعلق حنابلہ کا مؤقف یہ ہے کہ سات سال کی عمر کے بعد وہ شادی تک والد کے ہاں رہے گی اور والدین میں سے کسی کو ملاقات سے نہیں روکا جائے گا۔ والدہ اپنی بیٹی کی ملاقات کے لیے ہفتے میں ایک دن آسکتی ہے، اسی طرح بیٹا اپنی ماں سے ملنے ہفتے میں ایک دن ان کے ہاں جا سکتا ہے۔[10]

درج بالا تفصیل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ میاں بیوی کی علاحدگی کے بعد اگرچہ ان کا رشتہ نکاح ختم ہو جاتا ہے، تاہم بچوں سے ملاقات کا حق ہر کسی کو حاصل ہوتا ہے۔ اس ملاقات کی تحدید کے حوالے سے فقہائے کرام کی آرا مختلف ہیں۔ اکثریت کی رائے کے مطابق والدین میں سے ہر ایک اپنے بچے یا بچی سے روزانہ ملاقات کرنے کا حق رکھتا / رکھتی ہے، البتہ انتظامی مسائل کے پیشِ نظر انتظامیہ روزانہ کے بجائے ہفتہ وار یا ماہانہ ملاقات پر اکتفا کرنے کا حکم بھی جاری کر سکتی ہے، تاہم اس سلسلے میں اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ چونکہ بچے / بچی کی ماں اب اس کے والد کے لیے ایک اجنبی عورت بن چکی ہے تو اس کے ساتھ اختلاط اور بے پردگی سے اجتناب کرے گی۔

اسلامی نظریاتی کونسل کا فیصلہ:

ایک معزز شہری نے بذریعہ مراسلہ مؤرخہ 11/جولائی 2019ء بنام جناب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل استدعا کی کہ جن بچوں کے والدین کی آپس میں طلاق یا فسخ کی وجہ سے علاحدگی ہوئی ہو اور حقِ حضانت کے تحت بچہ والدین میں سے کسی ایک کے پاس ہو، مثلاً اگر ماں کے پاس ہے تو والد کا حقِ ملاقات کیا ہے؟ اور اگر بچہ والد کے پاس ہے تو ماں کا حقِ ملاقات کیا ہے؟

کونسل نے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد درجہ ذیل فیصلہ کیا۔

فیصلہ:

> "والدین میں سے ہر ایک اپنے بچے یا بچی سے روزانہ ملاقات کرنے کا حق رکھتا / رکھتی ہے، البتہ انتظامی مسائل کے پیشِ نظر انتظامیہ روزانہ کے بجائے ہفتہ وار یا ماہانہ ملاقات پر اکتفا کرنے کا حکم بھی جاری کر سکتی ہے، تاہم اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ چونکہ علیحدگی کے بعد بچہ / بچی کی ماں اس کے والد کے لیے ایک اجنبی عورت بن چکی ہے تو اس کے ساتھ اختلاط اور بے پردگی سے اجتناب کرنا ضروری ہے"۔[11]

خلاصۂ بحث:

اولاد کے ساتھ ماں، باپ کا قلبی تعلق ایک فطری امر ہے، اگرچہ ان دونوں میں علیحدگی ہوئی ہو، چنانچہ علیحدگی کے بعد اولاد ان دونوں میں سے کسی بھی ایک کے پاس ہو گی تو دوسرے کو ان سے ملاقات کرنے کا شرعی اور اخلاقی حق ہوتا ہے۔ اس کے لیے باہمی رضامندی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اور مصروفیات کو ملحوظ رکھ کر ملاقات کے لیے ایک مناسب وقت طے کر لینا چاہیے۔ عدالت کو چاہیے کہ ہر کیس کی

---

[10] وهبة الزحيلي، الفقه الإسلامي وأدلته: 10/ 7320-7322، دار الفكر؛ الموسوعة الفقهية الكويتية: 317/17

[11] اسلامی نظریاتی کونسل، سالانہ رپورٹ 22-2021، ص: 315-316

نوعیت کو دیکھتے ہوئے ملاقات کے حوالے مناسب فیصلہ کرے۔ اگر روزانہ ممکن ہو تو روزانہ کی اجازت دی جائے، نہیں تو انتظامی امور کے پیشِ نظر ہفتہ وار یا ماہوار ملاقات کی ترتیب بھی بنائی جاسکتی ہے، تاہم اس حوالے سے اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ مروجہ عدالتی نظام میں رائج دو گھنٹوں پر مشتمل ڈربن نما کمرے کی مشقت سے بچے اور والدین کو روکا جائے، بلکہ انھیں آزادانہ میل جول کا اختیار دیا جائے تاکہ بچے کو نفسیاتی طور پر مسائل کا سامنا نہ ہو۔